دل کی سختی

14 August-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Sisters)

بیان:1 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درودِ پاک کی فضیلت

عَنْ اَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ: اَلصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ، وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ۔

ترجمہ: مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پانی جتنی جلدی آگ کو بجھا دیتا ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنا اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ گُناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے اَفضَل ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس

323

1... تاریخِ بغداد، جلد: 7، صفحہ: 172۔

کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گی ☆ باادب بیٹھوں گی ☆اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے نگاہیں جھکا کر خوب توجہ سے بیان سُنوں گی ☆ بیان سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گی ☆ بیان کا جتنا حصہ یاد رہا، دوسروں تک پہنچا کر علمِ دین پھیلانے کا ثواب کماؤں گی۔اِن شاءَاللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! دل کیوں سخت ہوتا ہے؟ دل کی سختی کے کیا کیا نُقصانات ہیں؟ اس کا علاج کس طرح ممکن ہے؟ اِنْ شَآءَ اللہ آج کے بیان میں ہم اِس کے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول حاصل کرنے کی کوشش کریں گی، نہایت توجہ سے سُننے کی کوشش کیجئے۔

دل کی سختی کیا ہے؟

پیاری اسلامی بہنو! دل کی سختی ایک ایسا باطنی مرض ہے جس کی وجہ سے قتلِ ناحق اور نا جانے کیا کیا گناہ ہو جاتے ہیں، دل کی سختی کیا ہے؟ آیئے سنئے! چنانچہ

تفسیر **"صراطُ الجنان"** جلد 4 صفحہ 370 پر ہے: دل کی سختی کا مطلب ہوتا ہے کہ مَوت و آخِرت کو یاد نہ کرنے کے سبب دل ایسا سخت ہو جائے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو جائے، گناہ کرنے پر کوئی شرمندگی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔ (صراط الجنان، ج۴، ص ۳۷۰)

یاد رکھئے! دل کی سختی کا مرض کوئی معمولی بیماری نہیں بلکہ اس قدر تباہ کُن ہے کہ

1 . . . معجم کبیر، 185/6، حدیث: 5942

قرآنِ پاک میں بھی باقاعدہ سخت دل لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 74 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ

ترجَمۂ کنزُالعرفان: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ (پ:۱، البقرۃ: 74)

پتھر سے بھی سخت دل!

پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں جن سخت دل لوگوں کی مذمّت بیان کی گئی ہے، اس سے مُراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں مَوْجُود تھے، ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ بڑی بڑی نشانیاں اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُعجِزات دیکھ کر بھی اُنہوں نے عبرت حاصل نہ کی، ان کے دل پتھروں کی طرح ہوگئے بلکہ ان سے بھی زِیادہ سخت، کیونکہ پتھر بھی اَثر قبول کرتے ہیں کہ ان میں کسی سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں، کوئی پتھر پھٹ جاتا ہے تو اس سے پانی بہتا ہے اور کوئی خوفِ الٰہی سے گر جاتا ہے جیسے اللہ کو منظور ہوتا ہے لیکن انسان جسے بے پناہ اِدراک وشُعُور دِیا گیا ہے، (جس کے) حواس قوی ہیں، عَقْل کامل ہے، (اس کے سامنے) دَلائل ظاہر ہیں، (اور) عبرت و نصیحت کے مَواقع مَوْجُود ہیں لیکن پھر بھی اللہ پاک کی اطاعت و بندگی کی طرف نہیں آتا۔ (صِراطُ الجنان، پارہ ۱، ص۱۴۶، جلد 1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ:

پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دل کی سختی بہت بڑی بیماری اور تباہ کُن آفت ہے۔ گناہوں کے اَمراض میں مُبتلا کرنے میں اس بیماری کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس کی تباہ کاریوں کے پیشِ نظر حضرتِ عبدُاللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے: **مومن کے لیے سب سے بڑی سزا یہی ہے کہ اس کا دل سخت ہو جائے۔** (حلیۃ الاولیا، جعفر الضبیعی، ۳/۴۴)

کیونکہ دل کی سختی گُناہوں میں اضافہ کرتی ہے، دل کی سختی دِین سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی عبادت و تلاوت اور ذِکْرُ اللہ کی حَلاوت (مٹھاس) مٹاتی ہے، دل کی سختی اللہ پاک کی رحمت سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی بد بختی کی علامت ہے اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی بیماری ہے کہ جس سے مزید ظاہری اور باطنی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں اس کی مذمت بَیان ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں دو (2) احادیثِ طیّبہ سنتی ہیں:

1. "سخت دل آدمی اللہ پاک (کی رَحمت) سے بہت دُور رہتا ہے۔" (ترمذی، کتاب الزہد، ۶۲-باب منہ، ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۹)
2. "چار (4) چیزیں بد بختی سے ہیں، (1) آنسوؤں کا نہ بہنا (2) دل کا سخت ہونا (3) لمبی اُمیدیں رکھنا (4) اور دُنیا کی حِرص میں مُبتلا ہونا۔" (جامع الصغیر، ص:۶۲، الحدیث: ۹۲۱)

دل کی سختی کی علامتیں:

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت سے دُوری اور ہمیشہ کی بد بختی کا ایک سبب دل کی سختی بھی ہے۔ آج کل اکثر لوگ پریشانیوں، مصیبتوں، مالی بد حالیوں اور کاروباری رُکاوٹوں کا رونا روتے نظر آتے ہیں، غور کرنا چاہیے کہ ان تمام مصائب کا سبب ہمارے دل کی سختی اور اس کے سبب ہونے والی اللہ پاک کی رحمت سے دُوری تو نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ

ہمارے دل سختی میں پتھر سے بھی سخت ہو چکے ہوں اور ہمیں اس کا علم ہی نہ ہو؟ یقیناً ہر بیماری کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، جن سے بیماری کی تشخیص(یعنی اُس بیماری کی پہچان) آسان ہو جاتی ہے، اسی طرح دل کی سختی کی بھی چند علامات ہیں۔ آیئے ان میں سے چند علامتیں سنتی ہیں۔

(1)عبادات سے کوتاہی کرنا!

دل سخت ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ اِنسان نیک اعمال سے جی چُراتا ہے، اگر کبھی عبادت کی توفیق مل بھی جائے تو خُشوع و خُضوع کے بغیر جلدی جلدی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ گویا پنجرے میں قید پرندہ جو جلد آزاد ہونے کی کوشش کر رہا ہو۔ اسی طرح دیگر فرائض وواجبات بھی بوجھ محسوس ہونے لگتے ہیں۔ دل کی سختی کی یہ علامت بہت بُری ہے کیونکہ قرآنِ پاک میں منافقین کی یہی علامت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اِرشادِ باری ہے:

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (پ:۵، النسآء:۱۴۲)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر

اللہ پاک ہمیں اس آفت(یعنی دل کی سختی) سے نجات عطا فرمائے اور اپنی عبادت و تلاوت میں خشوع و خضوع اور اخلاص و استقامت کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2)نصیحت اثر نہ کرنا!

اسی طرح دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب انسان وعظ و نصیحت اور آخرت کی یاد دلانے والے اُمور یا اچانک موت کے واقعات پڑھے یا سنے تو اُس کے دل میں

فکرِ آخرت یا نیکیوں کی طرف رغبت پیدا نہ ہو۔

(3) آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ انسان ہمیشہ رہنے والی آخرت پر اس دنیا کی عارضی زندگی کو ترجیح دینا شروع کر دیتا ہے اور دنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ کر اس کو پانے کیلئے بے چین رہتا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسا انسان دنیا کی مَحَبَّت میں اندھا ہو کر گناہوں کی تاریک وادی میں گم ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت کی بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

(4) اِیْمان کا کمزور ہو جانا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب انسان کے سامنے حُدُوْدُ اللہ کو توڑا جائے اور بے شرمی و بے حیائی کے ذریعے گناہوں کا بازار گرم کیا جائے تب بھی اس کی غیرتِ ایمانی بیدار نہ ہو اور وہ اس برائی کو نہ روکے یا روک نہیں سکتا تو دل میں بُرا بھی نہ جانے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا دل سخت ہو گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! ان علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دل کی سختی کس قدر خطرناک مرض ہے، دل کی سختی ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کو اللہ کی راہ سے ہٹا کر نفس و شیطان کا پیروکار بنا دیتی ہے۔ دل کی سختی سے جان چُھڑانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ انسان ان وجوہات اور اسباب پر غور کرے، جو دل کی سختی کا سبب بنتے ہیں اور پھر انہیں ختم کرنے کی کوشش بھی کرے۔ آیئے! ان میں سے چند اسباب سنتی ہیں۔

دنیا کی مَحَبَّت:

1. دل کی سختی کی ایک وجہ دنیا کی مَحَبَّت ہے کیونکہ جب دُنیا کی مَحَبَّت انسان کے دل پر چھاجاتی ہے تو دل اس کی طرف متوجہ ہونے لگتا ہے اور پھر ذِکْرُ اللہ اور عبادت میں دل نہیں لگتا اور انسان دنیا کے کھیل تماشوں اور اس کی فانی رونقوں میں دل کا چین وسکون تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔پہلے فضول اور گناہوں بھرے کاموں میں دُنیا برباد کرتا ہے اور پھر آخرت میں بھی ذِلّت ورُسوائی اس کا مُقدر ہو سکتی ہے۔

2. دل کی سختی کا ایک سبب فُضول گوئی بھی ہے کہ زیادہ بولنا یا بے سوچے سمجھے بولنا زبان کی دیگر آفات کے ساتھ ساتھ دل کی سختی کا باعث بھی بنتا ہے، کیونکہ دلی احساسات کو ظاہر کرنے کا آلہ زبان ہی ہے یوں زبان دل کی ترجمان ٹھہری، جب بھی زبان چلے گی دل ودماغ اس کی طرف متوجہ ہوں گے، فالتو اور بے کار باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے دل و دماغ اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنے، اپنی عاقبت(آخرت) سنوارنے، موت اور اس کے بعد کے حالات کے بارے میں سوچنے کی طرف کم متوجہ ہوں گے، یوں دل خود بخود سخت ہونا شروع ہو جائے گا۔حدیثِ پاک میں دل کی سختی کا ایک سبب فضول گوئی کو قرار دیا گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! ذِکْرُ اللہ کے سوا کلام کی کثرت مت کِیا کرو! کیونکہ کثرت سے باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور بے شک لوگوں میں اللہ سے زیادہ دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔(ترمذی، کتاب الزہد،باب ما جاءفی حفظاللسان، ۴/۱۸۴،حدیث: ۲۴۱۹)

3. دل کی سختی کی ایک وجہ کثرت سے ہنسنا بھی ہے، رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ج ۴، ص ۴۶۵، حدیث ۴۱۹۳) اور زیادہ ہنسنے کا نقصان بتاتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ ہنسی چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الصمت الاعن خیر، رقم۲۷، ج ۳، ص ۳۴۰، ملتقطاً)

4. دل کی سختی کی چوتھی وجہ اللہ کی یاد سے غافل ہونا ہے کیونکہ کسی بھی دل کی چار حالتیں ہوتی ہیں: (1) بلندی (2) کُشادگی (3) پستی (4) سختی، تو اب دل کی بلندی ذِکرُ اللہ میں، اس کی کُشادَگی رِضائے الٰہی پالینے میں، اس کی پستی غیرُ اللہ میں مَشغُول ہونے میں اور اس کی سختی یادِ الٰہی سے غافل ہو جانے میں ہے۔ (شاہراہِ اولیاء، ص ۱۰)

5. دل کی سختی کا ایک سبب پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، جی ہاں! پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کو سخت کر دیتا ہے، حضرتِ بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ عادتیں جو دل کو سخت کر دیتی ہیں ان میں سے ایک کثرتِ طعام (زیادہ کھانا) بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیا، بشر بن حارث، ۸/۳۹۲، ملتقطاً) حضرتِ معروف کرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زیادہ کھانا دل کی سختی کا باعث ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص: 350)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے نقصانات:

پیاری اسلامی بہنو! اِنسان ہمیشہ اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں

اسے فوائد نظر آتے ہیں، جبکہ وہ اَشیاء جو نُقصان کا باعث ہوں ہر سمجھدار شخص ایسی چیزوں سے دُور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔دل کی سختی میں بھی یقیناً کوئی فائدہ نہیں بلکہ سراسر نُقصان ہی نقصان ہے۔جب انسان کا دل سخت ہو جائے تو اسے کن کن نُقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ آیئے!یہ بھی سنتی ہیں چنانچہ،

پہلا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ ہے کہ انسان گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے،اسے وحشتِ قبر، خوفِ قیامت، حسابِ آخرت اور عذابِ جہنم کی کوئی فکر نہیں ہوتی، ہر طرح کی نصیحت سے بے پرواہونے کے ساتھ ساتھ ایسا اِنسان بے باک اور منہ پھٹ ہو جاتا ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض اوقات ایسا اِنسان اللہ پاک اوراس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گستاخی کر کے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں ۔ سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اوراس کی شاخ دوزخ میں۔ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ پاک اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔(مراٰۃ ج۶ ص۶۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا نقصان:

دل کی سختی کا نقصان یہ بھی ہے کہ انسان اللہ پاک کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت

اور نیک اعمال سے بھی محروم ہو جاتا ہے حالانکہ ہماری زندگی کا مقصد ہی اللہ پاک کی عبادت اور نیک اعمال کی طرف رغبت رکھنا ہے۔ چنانچہ اِرشادِ باری ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (۵۶) (پ۲۷، الذّٰرِیٰت:۵۶)

ترجمۂ کنز العرفان: اور میں نے جِن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پ۲۹، الملک:۲)

تَرجَمۂ کنزُالعرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

غور کیجئے کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ پاک کی عبادت اور نیک اعمال کی کثرت کرنا ہے، مگر دل کی سختی ایسی بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے اِنسان اپنے مقصدِ حیات کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔

تیسرا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کی نحوست سے پچھلے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چھ(6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (1) مخلوق کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (2) دل کی سختی (3) دُنیا کی محبّت (4) حیا کی کمی (5) لمبی لمبی امیدیں (6) حد سے زیادہ ظلم۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ، الفصل السادس، الجزء۱۶، ج۸، ص۳۶، حدیث:۴۴۰۱۶)

چوتھا نُقصان:

دل کی سختی کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ انسان اللہ پاک کی ناراضی اور اس کی طرف

سے لعنت(یعنی اُس کی رحمت سے دُوری)کا **مُستَحِق** ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے مروی ہے کہ رسولِ نذیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: میری اُمَّت کے رحمدل لوگوں سے بھلائی طلب کرو ان کے قریب رہا کرو اور سنگدل (سخت دل) لوگوں سے بھلائی نہ مانگو کیونکہ ان پر لعنت اُترتی ہے۔ (المستدرک، حدیث۷۹۷۸، ج۵، ص۴۵۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے علاج!

پیاری اسلامی بہنو! اگر ہمیں کوئی مُہلک (ہلاک کرنے والا) مَرَض لاحِق ہو جائے تو ہم پریشان ہو جاتے ہیں اور اس سے نجات کیلئے علاج مُعالجہ شُروع کر دیتے ہیں۔ مگر دل کی سختی جو اس قدر مُہلک باطنی بیماری ہے جو دُنیا کی بربادی کے ساتھ ساتھ آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دل کی سختی کا علاج کرتے ہوئے ایسے کام سر اَنجام دیں کہ جو دل میں نرمی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند علاج سنتی ہیں۔

خوفِ خدا پیدا کیجئے!

دل کو نرم کرنے والے کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تلاوت کی جائے اور جن آیاتِ مبارکہ میں عذابِ الٰہی کا بیان ہے، ان پر غور و فکر کیا جائے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو گا اور دل بھی نرم ہو گا۔ جیسا کہ پارہ 23، سُوۡرَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 23 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ كِتٰبًا | تَرۡجَمَۂ کنزالعرفان: اللہ نے سب سے اچھی کتاب

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (پ23،زمر:23)	اُتاری کہ ساری ایک جیسی ہے بار بار دہرائی جاتی ہے اس سے اُن لوگوں کے بدن پر بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں

صراط الجنان جلد 8 ص 455 میں ہے: حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الٰہی سے اُن کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔ (1) اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ہمیں بھی اپنا حقیقی خوف نصیب کرے۔ حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے بندے کے بال کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت اختیار کرنا:

پیاری اسلامی بہنو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُروں کی صُحبت سے دُور رہیے اور پرہیز گاروں کی صحبت اختیار کیجئے۔ مُفسر شہیر حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "جیسے لوہا نرم ہو کر اَوزار اور سونا نرم ہو کر زیور اور مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی انسان دل کا نرم ہو کر

1...خازن، الزمر، 4 / 53-54، تحت الآیۃ: 23، ملخصا۔
2...شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان، 1 / 491، حدیث: 803۔

www.dawateislami.net

ولی، صُوفی، عارف وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ (پاک) کی بڑی نعمت ہے، یہ دل کی نرمی بُزرگوں کی صحبت اور ان کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔" (مراۃ المناجیح، ۷/۲) اور نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کرنے کا حکم تو خود اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾	تَرْجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

تفسیر صراطُ الجنان جلد 4 صفحہ 258 پر ہے کہ اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثُبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اوران کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اَثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اوراچھے اعمال دیکھ کر خُود کو بھی گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اورایک اَثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اوراس میں رِقّت ونرمی محسوس ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کیجئے:

پیاری اسلامی بہنو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنی موت کو کثرت سے یاد کیا جائے۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی بارگاہ میں ایک عورت دل کی سختی کی شکایت لے کر حاضر ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اس کا یہ علاج ارشاد فرمایا: "موت کو کثرت سے یاد کرو تمہارے دل میں نرمی پیدا ہوگی۔" اس نے کچھ دن ایسا ہی کیا پھر جب اس کے دل میں نرمی پیدا ہوگئی تو اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی بارگاہ میں

حاضر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا شکریہ ادا کیا۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۲۴/۱۴)

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے اور دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑا کر زندگی کے باقی دن اللہ کی زیادہ سے زیادہ عبادت، فکرِ آخرت اور موت کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی تیاری میں بسر کرنے چاہئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، 55/1، حدیث 175)

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "**اِثْمِد**" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷) ☆پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوی ہندیہ، ۵ /۳۵۹) ☆سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰) ☆سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول

طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/۲۱۸، حدیث:۶۴۲۸) ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع فرماتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب" امیرِ اہلِ سنت** دامت بَرَکاتُھمُ العالیہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد